باب : 17

خصوصی شو

جوناتھن لائبریری کی سیڑھیوں سے نیچے اترا توسورج غروب ہو رہا تھا ۔ وہ یہ دیکھ کر خوش ہو گیا کہ اندھیرا ہونے کے بعد شہر میں زندگی جاگ اٹھی تھی ۔ لوگ دائرے کی صورت میں چو ک میں اکٹھے ہو رہے تھے۔ زیادہ تر لوگوں کا رخ گلب کے نزدیک ایستادہ ’خصوصی شو‘ کے شاندار خیمے کی طرف تھا ۔

روشنیاں، نظارے، آوازیں، جوناتھن یہ سب کچھ دیکھ کرہکا بکا سا، پھرتا پھراتا اس عجیب وغریب خیمےتک پہنچ گیا۔ اوپر ایک رنگین تحریرنصب تھی :”خصوصی شو۔“

ایک پر کشش عورت، جس نے تنگ اور بھڑکیلا لباس زیب تن کیا ہوا تھا، مجمعے میں سے نمودارہوئی، ”سنو، سنو! زندگی بھریاد رہنے والا، خصوصی شو، جلدی پہنچیں۔“اس نے جوناتھن کوبھانپ لیا جس کی آنکھیں حیرانی سے کھلی ہوئی تھیں، اوراسےبازو سے پکڑ کر قابو کر لیا۔ ” جوان، ہر کوئی جیتے گا۔“

”کتنے لگتے ہیں ؟“ جوناتھن نے پوچھا۔

”دس کائن لگاؤ اورایک بہت بڑا انعام لے جاؤ!“ اس نے جواب دیا۔ عورت نےمجمعے کی طرف رخ کرلیا، ” سنو، سنو! خصوصی شو! آپ کو مالا مال کر دے گا!“

جوناتھن کےپاس اتنے پیسےتوتھےنہیں، وہ منتظررہا اورجیسے ہی عورت دوسرے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئی وہ رینگتا جگہ بناتا خیمے کی پشت پر جاپہنچا۔ اس نے کینوس کا کونا اٹھا کر اندر جھانکا۔ لوگ خیمے کی اطراف کے ساتھ ساتھ بیٹھے تھے۔ وسط میں، وردی پہنے ہوئے نائبین، شرکا کو ایک دائرے میں رکھی ہوئی کرسیوں پر بٹھارہےتھے۔ دس شرکا متوقع طور پراپنی کرسیوں کے پیچھے کھڑے یا جھکے ہوئے تھے۔ پھر ، نصف موم بتیوں کو درست کیا گیا، نقارہ پیٹا گیا اوربہت سی نفیریاں گونجنے لگیں۔ ایک خوبصورت آدمی کے سرپر بھڑکتا ہوا روشن لیمپ رکھا تھا جس نے سیاہ چمکدار سوٹ اور ریشمی ہیٹ پہنا ہوا تھا ۔ وہ دائرے میں بیٹھے ہوئے دس لوگوں کے سامنے نیچے تک جھکا۔

”گڈایوننگ، “ آدمی نے کہا۔ اس کے سفید دانتوں سے مسکراہٹ کی چمک پھوٹ رہی تھی۔ ”میں سرکل ماسٹرہوں!آج رات، آپ دس نصیب والے اس عجیب وغریب کھیل کے خوش قسمت فاتح ہوں گے۔ آپ سب کے سب جیتیں گے۔ آپ سب یہاں پہلے سے زیادہ خوش واپس جائیں گے۔ پلیز تشریف رکھیے۔ “اس کے ساتھ ہی سرکل ماسٹر سفید دستانوں میں چھپے ہاتھ کو تیزی سے لہراتے ہوئے ہر شخص سے ایک ایک کائن جمع کرنے لگا۔ کسی نے بھی تردد نہ کیا۔

سرکل ماسٹرایک مرتبہ پھرمسکرایااورگویا ہوا، ”اب آپ دیکھیں گے کہ آپ کو انعام کیسے دیا جاتا ہے۔ “ اوریکدم اس نے پانچ کائن ایک شخص کی جھولی میں ڈال دیے۔ وہ خوش نصیب خوشی سے چیخ اٹھا ۔

”صرف آپ ہی جیتنے والے نہیں، “ سرکل ماسٹر نے اعلان کیا۔ اور یہ سارا کھیل اسی طرح تھا ۔ دس مرتبہ وہ اس گروپ کے گرد گھوما۔ ہر شخص سے ایک ایک کائن جمع کیا۔ ہر راؤنڈ کے بعد اس نے شرکامیں سے ایک کی جھولی میں پانچ کائن ڈالے، اورہر مرتبہ وہ شخص جسے پانچ کائن ملے خوشی سے اچھل پڑا۔

جب یہ چیخنا چلانا ختم ہوا اورشرکاباہر نکلنا شروع ہوئے تو جوناتھن یہ دیکھنے کے لیے بھاگتا ہوا خیمے کے سامنے آگیا کہ آیا ہرشخص مطمئن ہے۔ وہ عورت داخلے کی جگہ خیمے کا پردہ کھولے کھڑی تھی۔ اس نے گھٹنوں پر چلتے ہوئے ایک شخص کو روک کر پوچھا: ”! کیا آپ کو مزا آیا؟“

”بالکل!“آدمی نےخوشی سےدانت نکالتے ہوئےکہا۔ ”زبردست! “

”میں اپنے دوستوں کو بھی بتا ؤں گا“، دوسرابولا۔ ” میں بعد میں پھر آؤں گا۔ “

پھر ایک اور آدمی جوش سے کہنے لگا، ”ہاں، بہت۔ ہرایک نے پانچ کائن کا انعام جیتا!“

جوناتھن اس منتشرہوتےہوئے گروپ کو رنجیدگی سے دیکھنے لگا۔ عورت نے اپنا رخ سرکل ماسٹر کی طرف کر لیا جو مجمعے کو خدا حافظ کہہ رہا تھا، اورآہستہ سے بولی ، ”ہاں، ہم تو خاص طو رپر خوش ہیں۔ ہم نے پچاس کائن جیتے اور یہ سب بیوقوف اس سے کتنے خوش ہیں! میرا خیال ہے اگلے سال ہمیں کونسل آف لارڈز کو کہہ کر ایک قانون پاس کروانا چاہیے کہ ہر شخص کے لیے یہ کھیل کھیلنا لازمی قرار دیا جائے!“

اسی لمحے ایک نائب نے جو جوناتھن کے پیجھے نمودار ہوا تھا، اسے کالرسے پکڑ کر اپنے قبضے میں کر لیا۔ ”اب بتاؤ، بدمعاش کہیں کے۔ میں نے تمہیں دیکھ لیا تھا، پیچھے سے جھانکتے ہو۔ تم نے سوچا تم مفت میں شو دیکھ سکتے ہو، ہیں نا؟“

”غلطی ہوگئی، “جوناتھن نے نائب کی گرفت سے باہرنکلنے کی کوشش کرتے ہوہے کہا۔ ”مجھے معلوم نہیں تھا اسے دیکھنے کی بھی قیمت ہے۔ ان معزز خاتون نے اس کی اتنی تعریف کی اورمیرے پاس اتنے پیسے نہیں تھے، پلیز۔ ۔ ۔ “

سرکل ماسٹر، جوناتھن اورنائب کو قہرآلود نظروں سے دیکھنے لگا، ” پیسہ نہیں ہے؟“ لیکن عورت جوناتھن کی تعریف پر مسکرا دی۔

”رکو، چھوڑ دو اسے، “ اس نے نائب سے کہا، ”بچہ ہے یہ، تو تمہیں یہ شواچھا لگا، لگا، نا ؟“

”ہاں، جی ہاں!“جوناتھن نے سر کو تیزی سے ہلاتے ہوئے کہا۔

”اچھا، اب کیاتم بڑی آسانی سے کچھ پیسےکمانا پسند کرو گے؟ یہ اتنا ہی آسان ہے یا، “ اس کی آواز دھمکی آمیز ہو گئی، ” میں تمہیں شو کا محافظ بنا دوں گی۔“

’اچھا، “ جوناتھن نے غیر یقینی کے ساتھ کہا، ” آپ مجھ سے کیا کام کروائیں گی؟“

”بڑا سادہ سا، “وہ دوبارہ پوری مٹھاس کے ساتھ مسکرائی، ” بس یہ شام اس شہرمیں گھومو، یہ اشتہارتقسیم کرو، اورلوگوں کوبتاؤ ہمارے شومیںآکرانہیںکتنا مزا آئے گا۔ ابھی یہ ایک کائن لو اور ہر اس شخص کے لیے تمہیں ایک اورکائن ملے گا جواس اشتہار کو ساتھ لے کر آئے گا۔ اب کام کرو جا کر اورمجھے مایوس نہ کرنا۔“

جوناتھن اپنے کاندھے سے اشتہاروں کاتھیلا لٹکائےابھی روانہ ہی ہوا تھا کہ اس نے اشارہ کیا، ”ایک اور بات، آج رات شو کے بعد، مجھےتمہاری آمدنی کی رپورٹ جمع کرانی ہوگی۔ صبح پہلا کام یہ کرنا ہے کہ اپنی تنخواہ کا آدھا حصہ اپنے ٹیکس کے طور پر ٹاؤن ہال میں جمع کرا دو۔“

”ٹیکس؟“جوناتھن نے دہرایا، ”کیوں؟“

”لارڈزکو تمہاری اجرت کا آدھا حصہ درکار ہوتا ہے۔“

جوناتھن کو یہ بات پسند نہ آئی۔ اس نے پر امید انداز میں کہا، ”اگر آپ میری آمدنی کی رپورٹ نہ دیں تو میں زیادہ محنت کروں گا، اس سے بھی دگنی۔“

”بچو، لارڈزاس میں بہت پکے ہیں۔ ہر جگہ ان کے جاسوس موجود ہیں، باریکی سے نگرانی کرتے ہیں۔ اگر انہیں پتہ چل گیا کہ ہم نے تمہاری آمدنی چھپائی ہے تو بڑی مصیبت ہو سکتی ہے ۔ ہمارا کام بھی ختم ہو سکتا ہے۔“ عورت نے کہا،” شکایت کی کوئی بات نہیں۔ ہم سب کو اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنا چاہیے۔“

”گناہ؟“ جوناتھن نے دہرایا۔

”ہاں، بھئی ۔ ٹیکس گنا ہ گارکی سزاہیں ۔ تمباکو ٹیکس، سگریٹ پینے والوں کی سزا ہے، الکحل ٹیکس، شراب نوشی کی سزا ہے، منافع ٹیکس، بچت کی سزا ہے، اورانکم ٹیکس، کام کرنے کی سزا ہے، کونسل کا آئیڈیل ایسا شخص ہے،“ عورت نے اپنے پہلو میں کھڑے سرکل ماسٹرکی طرف آنکھیں جھپکاتے ہوئے اطمینان سے کہا،”جو صحت مند ہو، سنجیدہ ہو، دوسروں کا محتاج ہو، اوربیکار ہو ۔ بچے! اب کام پر چل پڑو۔ “